کمالاتِ امدادیہ

12

جس میں
پیرِ طریقت حاجی
امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ
کے کمالات کو بیان کیا
گیا ہے ۔

حکیم الامت اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

مکتبہ الفرقان گوالمنڈی لاہور

الصّابرين والصّادقين والقانتين والمنفقين والمستغفرين بالاسحار

چون مدح کردن عباد متصفین بصفات مذکورهٔ در آیت مزبوره مشعر است باستحسان
ذکر شان بر السنه باشد یا در اوراق منشوره بنابرین رساله هذا مسمّےٰ به

کمالات امدادیہ

مشتمل بر شمّۂ از کمالات مشہوره و ماثوره حجة العصر حضرت حاجی محمد امداد الله المهاجر
ذی الفضائل المشہوره و متضمن جلوهٔ عرائس نفائس اسرار مستوره نوشته شد و

مکتبہ الفرقان لاہور

ایڈیشن ــــــــــــ اوّل

تعداد ــــــــــــ ایک ہزار

مطبع ــــــــــــ حفیظ پریس دربار مارکیٹ لاہور

کتابت ــــــــــــ مشتاق احمد نیلا گنبد لاہور

قیمت ــــــــــــ تین روپے

کتاب ملنے کا پتہ

سُبحانی اکیڈمی، ۱۹ - اُردو بازار لاہور

اِدارہ فروغِ اسلام، ۱۶۸ - انار کلی لاہور

اِدارہ اسلامیات، ۱۹۰ - انار کلی لاہور

خاور بُک ڈپو، مُسلم مسجد سرکلر روڈ لاہور

اشرف اکیڈمی جامعہ اشرفیہ، نیلا گنبد لاہور

جسمیں کا صرف ایک شعبہ مسمے بہ کرامات امدادیہ خوارق صوریہ کے متعلق البتہ شایع ہو چکا تھا چونکہ وہ مجموعہ تو خارج از وسع ہو گیا اسلیے بحکم ما لا یدرک کلہ لا یترک کلہ. باستدعاء بعض خلص احباب شائقین اشاعت مضامین متعلقہ احسان واہل احسان توکلاً علی اللہ تعالےٰ عزم کیا کہ صرف حضرت ممدوح الذکر علیہ الرحمۃ کے کچھ مختصر واقعات متفرق طور پر بلا لحاظ کسی ترتیب خاص کے لکھدوں کہ قندپارے اپنی حلاوت بخشی میں محتاج کسی ترتیب کے نہیں ہوتے بلکہ اس وارستگی میں خود ایک خاص لطف حاصل ہے جسکو دلدادگان شوخان لاابالی خوب سمجھ سکتے ہیں

مقدمہ

اس تالیف میں ہر واقعہ کو بعنوان کمال شروع کیا ہے اور اسکے ختم پر ف بڑھا کر وہ واقعہ کلیات کمال میں سے جس کلی کی جزئی معلوم ہوئی اسکی تصریح کردی کہ رہروان طریق کو استفادہ سیر میں جو مقصود اصلی تدوین سے ہے سہولت ہو اور ان عنوانات کے لحاظ سے اس مجموعہ کا نام کمالات امدادیہ رکھا گیا اور اسکے اخیر یعنی خاتمہ میں ایک شورش انگیز غزل ہوگی جسمیں اسی مقصود یعنی استفادہ وطلب کی ترغیب وتحریک بلیغ وجوہ سے ہے اللہ تعالیٰ اسکو طالبین کا رہبر اور غافلین کا رہنما بنادیں اگر کسی وقت موقع اور ضرورت نظر آئی تو انشاء اللہ تعالیٰ اس زلف پریشان کو مشاطۂ ترتیب کے حوالہ کرکے دوسرے پیرایہ میں جلوہ دیا جاویگا اسمیں یہ اصطلاح ٹھہرائی ہے کہ جہاں منقول عنہ کی تعیینا یا ابہاماً تصریح نہ ہو وہ خود راقم کا شاہدہ ہوگا۔ ٭٭٭٭٭٭

واللہ غالب علی امرہٖ وعلیہ المعول فی ظاہر کل امرہٖ وسرہٖ۔

مقصود

کمال ارشاد فرمایا کہ اپنے شیخ کی نسبت یہ اعتقاد رکھے کہ زندہ بزرگوں میں میری طلب ووسعی سے اس سے زیادہ مجھکو نفع پہونچانے والا نہیں مل سکتا **ف** اس ارشاد میں اس مسئلہ مشہورہ کی شرح ہے کہ اپنے شیخ کو تمام بزرگوں سے افضل سمجھنا ضرور ہے اس مسئلہ کا لقب وحدۃ مطلب ہے اور اسکے لوازم میں سے ہے دوسرے کی طرف توجہ نکرنا اس مشہور عنوان پر چند شبہات واقع ہوتے ہیں اول یہ کہ تمام بزرگوں میں متقدمین اولیاء اللہ اور حضرات صحابہ واہلبیت رضی اللہ تعالےٰ عنہم جنکا افضل الامۃ ہونا ثابت ہے داخل ہوئے جاتے ہیں پس ایسا سمجھنا کس طرح جائز ہوگا

دوسرے اگر متقدمین سے قطع نظر کیجاوے اور صرف معاصرین ہی کو لیا جاوے تب بھی مدار
فضیلت کا قبول عند اللہ پر ہے اور یہ امر غیبی ہے کہ عند اللہ کون زیادہ مقبول ہے اسمیں رائے سے
حکم کرنا جائز نہیں پھر کیسے کہا جاسکتا ہے کہ فلاں بزرگ سب سے زیادہ مقبول ہیں پس ایسا اعتقاد
غلط وصول الی اللہ کی شرط کسطرح ہوسکتا ہے پس حضرت صاحب نے اسکی کیسی اچھی شرح
فرمائی ہے کہ بزرگوں کی عموم کو تو زندہ کی قید سے مخصوص کردیا اور بجائے افضل کے انفع فرمایا
اور بجائے نفی واقعی کے اپنی سعی کے منتہی ہونے کو ارشاد کیا جس سے سارے اشکالات
دفع ہوگئے اس سے حضرت صاحب کا کمال عمق علمی اور مجدد فن ہونا معلوم ہوتا ہے اسی لیے
بروایتِ معتبرہ مسموع ہوا کہ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ
لوگ تو حضرت صاحب کے اور کمالات دیکھکر معتقد ہوئے اور میں کمال علمی کیوجہ سے معتقد ہوا ہوں سبحان اللہ

خویش را صافی کن از اوصافِ خود	تا ببینی ذاتِ پاکِ صافِ خود
بینی اندر دل علوم انبیاء	بے کتاب و بے معید و اوستا

کمال جناب مولانا مولوی رحمت اللہ صاحب مہاجر مرحوم جب قسطنطنیہ سے باکرام و احترام
مکہ معظمہ واپس تشریف لائے تو ملاقات کے وقت حضرت صاحب سے ظل اللہ سلطان المعظم کے
مدائح و مناقب بیان کرکے درخواست کی کہ اگر آپ اجازت دیں تو انکے حضور میں آپ کا بھی ذکر
کروں حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا کہ کیا نتیجہ ہوگا غایت مافی الباب وہ معتقد ہوجاوینگے پھر آپ دیکھ
لیجیے کہ آپکے جو معتقد ہوئے کیا نتیجہ ملا وہی مجھکو ملیگا یعنے بیت السلطان سے قرب اور بیت اللہ
سے بعد۔ البتہ آپ انکی تعریف کرتے ہیں کہ بڑے عادل ہیں اور حدیث میں آیا ہے کہ سلطان
عادل کی دعا قبول ہوتی ہے سو اگر آپ سے ہوسکے آپ انسے میرے لیے دعا کرادیجیے مگر ایک بادشاہ
سے یہ کہنا کہ ایک درویش کے لیے دعا کرو یہ (عرفاً) آداب سلطنت کے خلاف ہی اسلیے میں آپکو
اسکا ایک طریقہ بتلاؤں وہ یہ کہ آپ میرا انسے سلام کہدیں وہ جواب میں وعلیکم السلام ضرور ہی کہینگے
پس میرے لیے اسطرح دعا ہوجاویگی **ف** اس حکایت سے حضرت صاحب کے چند کمالات
ثابت ہوتے ہیں اوّل استغناء غیر اللہ سے کہ جاہ عند الملوک طبعاً محبوب و مرغوب ہوتا ہے
مگر حضرت صاحب کو اس سے انقباض ہوا۔ دوم بیت اللہ سے خاص انس و دلچسپی کہ اس کے